صفر کا مہینہ
اور
بدشگونی

eBooklet

صفر کا مہینہ

اور

بدشگونی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نام کتاب ــــــــــــــــــــ صفر کا مہینہ اور بدشگونی

تالیف ــــــــــــــــــــ شعبۂ تحقیق و اشاعت

ناشر ــــــــــــــــــــ الہدیٰ پبلیکیشنز، اسلام آباد

تاریخ اشاعت ــــــــــــــــــــ دسمبر 2011

ایڈیشن ــــــــــــــــــــ سوئم

تعداد ــــــــــــــــــــ تیس ہزار

ملنے کے پتے

اسلام آباد: 7 اے کے بروہی روڈ، H-11/4، اسلام آباد، پاکستان

فون: +92-51-4866130-1 +92-51-4866125-9

Email: salesoffice.isb@alhudapk.com

www.alhudapk.com , www.farhathashmi.com

کراچی: 30 اے سندھی مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی، پاکستان

فون: +92-21-34528548 , +92-21-34528547

امریکہ: PO Box 2256, Keller, TX 762 44

Ph: (817)-285-9450 (480)-234-8918

Email: alhudaonlinebooks@ymail.com

کینیڈا: 5671 McAdam Rd, Mississauga Ontario, L4Z IN9 Canada

Ph:(905)-624-2030 (647)-869-6679

www.alhudainstitute.ca

الھدیٰ انٹرنیشنل کی اجازت سے آپ اس کتاب کو شائع کرسکتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ

وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ

وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

(مسند احمد)

اے اللہ!

تیری دی ہوئی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں

اور تیری فال کے علاوہ کوئی فال نہیں

اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ابتدائیہ

کتابچہ ''صفر کا مہینہ اور بدشگونی'' ماہِ صفر سے منسوب ہر قسم کے توہمات اور غلط عقائد کی طرف توجہ دلاتا ہے جو معاشرہ میں عام پائے جاتے ہیں اور جنہیں اختیار کر کے انسان نہ صرف دنیا میں بہت سی حلال اور جائز چیزوں کو اپنے لئے حرام کر لیتا ہے بلکہ شرک کی آمیزش کی وجہ سے آخرت کے نقصان کا بھی اندیشہ ہے۔ امید ہے کہ یہ کتابچہ قاری کی سوچ اور شعور کو اس طرح جِلا بخشے گا کہ وہ اپنے ہر نفع ونقصان کا مالک الله وحده لا شريك کو سمجھے اور کسی بھی انسان یا چیز کو اس کا سبب نہ سمجھے تاکہ توہم پرستی اور بدشگونی سے بچ سکے۔

نوٹ: یہ کتابچہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی صاحبہ کے آڈیو لیکچر سے تدوین وترتیب دیا گیا ہے۔

الہدیٰ شعبۂ تحقیق واشاعت

اسلام آباد

جنوری، 2009

محرم، 1430

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

صفر کا مہینہ اور بدشگونی

صفر قمری کیلنڈر کا دوسرا مہینہ ہے جس کے حوالے سے لوگوں میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ایک طرف اس کے ساتھ بہت سی توہمات اور بدشگونیاں وابستہ کر لی گئی ہیں اور دوسری طرف ان کے خودساختہ حل بھی تلاش کر لئے گئے مثلاً اس مہینے میں شادی نہ کرنا، چنے اُبال کر محلے میں بانٹنا تا کہ ہماری بلائیں دوسروں کی طرف چلی جائیں، آٹے کی تین سو پینسٹھ گولیاں بنا کر تالابوں میں ڈالنا تا کہ بلائیں ٹل جائیں اور رزق میں ترقی ہو، تین سو گیارہ یا زیادہ دفعہ سورۃ مزمل کا پڑھنا، اس مہینے کو مردوں پر بھاری سمجھنا اور اس کی تیرہ تاریخ کو منحوس سمجھنا جس کو تیرہ تیزی بھی کہا جاتا ہے۔

ان تمام باتوں کی دین میں کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ماہ و سال، رات اور دن کے آنے جانے سے ترتیب پاتے ہیں جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ

(بنی اسرائیل : 12)

’’ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے، رات کی نشانی کو ہم نے بے نور اور دن کی نشانی کو روشن بنایا تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو۔‘‘

دن کا نکلنا، سورج کا طلوع و غروب ہونا اور رات کا چھا جانا سب اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں کیونکہ دنوں سے مل کر ہفتے اور ہفتوں سے مہینے اور سال بنتے ہیں۔ یہی ماہ و سال زمانہ ہیں جس کو برا کہنے سے حدیثِ قدسی میں روکا گیا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

يُؤْذِيْنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ الْاَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (صحيح بخاری)

''ابن آدم زمانے کو گالی دے کر مجھے اذیت دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہوں، میرے ہاتھ میں ہر کام ہے، میں رات اور دن کو الٹ پلٹ کرتا ہوں۔''

قمری کیلنڈر چاند کی بدلتی ہوئی حالتوں کی وجہ سے معرض وجود میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ط قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ (البقرة:189)

''لوگ آپؐ سے چاند کے (گھٹنے بڑھنے) بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں اور حج کے لئے اوقات بتانے کا ذریعہ ہے۔''

قمری کیلنڈر حقیقت میں ایک عالمی کیلنڈر ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے لئے یہ اہتمام کر دیا ہے کہ وہ آسانی سے تاریخوں کا تعین کر سکے۔ چاند اللہ کے مقرر کردہ ضابطہ کا پابند ہے، اس لئے اس کے گھٹنے بڑھنے سے نہ تو کسی کی قسمت پر اثر پڑتا ہے اور نہ ہی کسی خاص مہینے کا چاند نظر آنے سے کسی نحوست کی ابتدا ہوتی ہے اور نہ کسی خوش قسمتی کا آغاز ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان کی خوش قسمتی اور بدقسمتی کا انحصار سورج، چاند اور ستاروں کی گردش پر نہیں بلکہ انسان کے اپنے عمل پر ہے۔ ان کی تخلیق کا مقصد تو یہ ہے کہ سالوں کا حساب کیا جا سکے اور عبادت کے اوقات معلوم کرنے میں آسانی ہو۔

مہینوں کی تعداد بھی اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ . . . (التوبة: 36)

''بے شک مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک، اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہے جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔۔۔''

چنانچہ کیلنڈر قمری ہو، شمسی ہو یا بکرمی، کہیں محرّم اور صفر ہیں تو کہیں جنوری اور فروری اور کہیں چیت اور بیساکھ، نام مختلف ہیں لیکن تعداد بارہ ہی ہے۔

صفر وہ مہینہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے معمول کی عبادت کے علاوہ نہ کوئی خاص عبادت کی نہ ہمیں اس کا حکم دیا اور نہ ہی کسی خاص بلا سے بچنے کے لئے خبردار کیا۔ توہمات اور شگون جو اس ماہ سے منسوب کئے گئے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

عربوں کے ہاں اس ماہ سے متعلق جو غلط تصورات پائے جاتے تھے اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ عرب حرمت کی وجہ سے تین ماہ، ذوالقعدة، ذوالحجہ اور محرّم میں جنگ وجدل سے باز رہتے اور انتظار کرتے کہ یہ پابندیاں ختم ہوں تو وہ نکلیں اور لوٹ مار کریں لہٰذا صفر شروع ہوتے ہی وہ لوٹ مار، رہزنی اور جنگ وجدل کے ارادے سے جب گھروں سے نکلتے تو انکے گھر خالی رہ جاتے یوں عربی میں یہ محاورہ صَفَرَ المَکَان (گھر کا خالی ہونا) معروف ہوگیا۔ صَفرٌ اور صِفرٌ کے معنی ہیں خالی ہونا جیسے صِفر کا ہندسہ۔ عربی میں کہتے ہیں۔ بیتٌ صِفرٌ مِن المَتَاع (گھر سامان سے خالی ہوگیا)۔ (لسان العرب از ابن منظور: ج 4، ص 462-463)

مشہور محدث اور تاریخ دان سخاوی نے اپنی کتاب ''المشهور فی أسماء الأيام والشهور''، میں ماہِ صفر کی یہی وجہ تسمیہ لکھی ہے۔ عربوں نے جب دیکھا کہ اس مہینے میں لوگ قتل ہوتے ہیں اور گھر برباد یا خالی ہوجاتے ہیں تو انہوں نے اس سے یہ شگون لیا کہ یہ مہینہ ہمارے لئے منحوس ہے اور گھروں کی بربادی اور ویرانی کی اصل وجہ پر غور نہ کیا، نہ ہی

اپنے عمل کی خرابی کا احساس کیا، نہ لڑائی جھگڑے اور جنگ و جدال سے خود کو باز رکھا بلکہ اس مہینے کو ہی منحوس ٹھہرا دیا۔ جبکہ نحوست کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَكُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِىۡ عُنُقِهٖ‌ ؕ وَنُخۡرِجُ لَهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلۡقٰهُ مَنۡشُوۡرًا ۝ اِقۡرَاۡ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفۡسِكَ الۡيَوۡمَ عَلَيۡكَ حَسِيۡبًا ۝

(بنی اسرائیل: 13- 14)

''اور ہر انسان کا شگون ہم نے اسکے گلے میں لٹکا رکھا ہے اور قیامت کے روز ہم ایک کتاب اس کے لئے نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ پڑھ اپنا نامۂ اعمال آج اپنا حساب لگانے کے لئے تو خود ہی کافی ہے۔''

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انسان کی نحوست کا تعلق اسکے اپنے عمل سے ہے جبکہ انسان عموماً یہ سمجھتا ہے کہ نحوست کہیں باہر سے آتی ہے چنانچہ وہ کبھی کسی انسان کو، کبھی کسی جانور کو، کبھی کسی عدد کو اور کبھی کسی مہینے کو منحوس قرار دینے لگتا ہے۔ عربی میں نحوست کے لئے لفظ طِیَرَۃ استعمال ہوتا ہے جو طَیرٌ سے نکلا ہے جس کے معنی پرندے کے ہیں۔

عرب چونکہ پرندے کے اڑانے سے فال لیتے تھے اس لیے طائر بدفالی کے لیے استعمال ہونے لگا یعنی برا شگون (bad omen) لینا۔ اسلام میں کوئی دن، جگہ یا انسان منحوس نہیں بلکہ وہ انسان کا اپنا طرزِ عمل، رویہ، اخلاق اور طریقہ ہوتا ہے جو اس کے لئے مختلف آزمائشوں کا سبب بن جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَآ اَصَابَكَ مِنۡ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ‌ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنۡ سَيِّئَةٍ فَمِنۡ نَّـفۡسِكَ‌

(النساء:79)

''کوئی بھلائی جو تمھیں پہنچے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور کوئی برائی جو تمھیں پہنچے تو وہ تمھارے

نفس کی طرف سے ہے۔''

ایسا شخص جو براشگون لیتا رہا اس کے بارے میں آپؐ نے فرمایا:

مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَةٍ فَقَدْ أَشْرَكَ قَالُوا يَارَسُولَ اللَّهِ مَا كَفَّارَةُ ذَلِكَ قَالَ أَنْ يَقُولَ أَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ (مسند احمد)

''جو کسی چیز سے بدفالی پکڑ کر اپنے مقصد سے لوٹ آیا اُس نے شرک کیا'' (صحابہ کرامؓ نے) پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ فرمایا: ''وہ کہے اے اللہ! تیری دی ہوئی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور تیری فال کے سوا کوئی فال نہیں اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔''

مثال کے طور پر ایک شخص گھر سے نکلا، کالی بلی راستہ کاٹ گئی تو اس نے اسے منحوس سمجھا اور گھر واپس آ گیا۔ بظاہر یہ ایک معمولی سی بات ہے مگر حقیقت میں یہ شرک ہے کیونکہ کسی بھی شخص کا نفع یا نقصان بلی کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اپنی لاپرواہی کی وجہ سے کوئی کام خراب ہو جاتا ہے اور شیطان ہمیں سُجھاتا ہے کہ یہ ساری خرابی فلاں شخص کی وجہ سے ہوئی کیونکہ وہ صبح صبح نظر آ گیا تو اب سارا دن خراب ہی گزرے گا اور کوئی کام درست نہیں ہوگا۔ اسی طرح آنکھ پھڑکنے سے خوف زدہ ہو جانا یا ہاتھ میں کھجلی ہونے سے امید لگا بیٹھنا کہ آج مال ملے گا یا جوتے پر جوتا آ گیا تو سفر پیش آئے گا۔ رنگوں سے شگون لینا بھی ہمارے معاشرہ میں عام ہے، مثلاً سیاہ رنگ نہ پہننا کہ بیمار پڑ جائیں گے یا احترام کے منافی ہے کیونکہ خانہ کعبہ کا غلاف کالا ہے، سبز جوتا نہ پہننا کہ بے ادبی ہوگی کیونکہ آپؐ کی قبرِ مبارک کے گنبد کا رنگ سبز ہے اس طرح انسان نے خودساختہ طور پر کچھ چیزیں اپنے لئے نہ صرف

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حرام کر لیں بلکہ ان کے ساتھ قسمت بھی جوڑ دی۔ یہ سب ایسے وسوسے اور توہمات ہیں جن کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ شیطان انسان کو شرک میں مبتلا کر کے اس کے اعمال ضائع کرواتا ہے۔ یہ توہمات اور بدشگونیاں انسان کو اندر سے کمزور کر دیتی ہیں، اسکے برعکس اللہ کی ذات پر پختہ ایمان اور توکل انسان کو جرأت، بہادری اور اعتماد دیتا ہے، اسے جینے کا ڈھنگ سکھاتا ہے۔ چنانچہ ایسے کسی بھی خیال کو دل سے نکال کر اللہ پر توکل کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھنا چاہیئے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ (سنن ابی داؤد)

”بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے“ تین بار کہا اور ہم میں سے کوئی ایسا نہیں (اسے وہم ہو جاتا ہے) لیکن اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اسے دور کر دیتا ہے۔“

اہل کتاب بھی جب دین کی اصل تعلیمات سے دور ہو گئے تو اس طرح کے شگون لینے لگے، جن کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ...

(النساء :51)

”کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا وہ جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں۔“

جبت بے حقیقت، بے اصل اور بے فائدہ چیز کو کہتے ہیں۔ چونکہ شگون کی بھی کوئی اصل بنیاد اور حقیقت نہیں ہوتی اس لئے اسلام میں ایسی تمام چیزیں جو جبت کے تحت آتی ہیں جیسے کہانت،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فال گیری، شگون اور توہمات، ان سے منع کیا گیا ہے۔ کسی چھوٹی سی تکلیف یا طبیعت کی خرابی پر دوسروں کو مورد الزام ٹھہرانا اور لوگوں کے ساتھ باہمی تعلقات خراب ہونے پر اپنی غلطی اور کوتاہی کا جائزہ لینے کے بجائے یہ خیال کرنا کہ ضرور کسی نے جادو کردیا ہے یا اس قسم کے دیگر توہمات رکھنا جو پیار و محبت کے رشتوں کو ختم کردیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انسان کی توجہ اپنے عمل کی درستی اور اصلاح سے ہٹ جاتی ہے۔ نتیجتاً انسان تنہا رہ جاتا ہے اور نفسیاتی مریض بن جاتا ہے۔

کسی بھی غیر معمولی صورتحال میں ہر قسم کے شر سے بچاؤ کے لئے بطورِ علاج مسنون اذکار اور دعائیں پڑھیں۔ (دعائیں آخری صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

لَا عَدْوَی وَ لَا طِیَرَةَ وَ لَا هَامَّةَ وَلَا صَفَرَ وَ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ (صحیح بخاری)

"مرض کا لگ جانا، نحوست، اُلو اور صفر کچھ نہیں اور جذامی سے اس طرح بچو جس طرح شیر سے بچتے ہو۔"

عمومی مشاہدہ بھی یہی ہے کہ کسی کو بیماری لگتی ہے اور کسی کو نہیں لگتی، اگر اصل سبب کوئی انسان یا چیز ہوتی تو پھر سب کو بیماری لگنی چاہیے تھی۔ حقیقت یہی ہے کہ جب تک اللہ کا اذن نہ ہو کوئی شخص نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے نہ ہی کوئی جراثیم یا وبا۔ پہلے مریض کو بیماری جہاں سے آئی تھی یعنی اللہ کے اذن سے، باقی لوگوں کو بھی وہیں سے آئے گی البتہ انسان احتیاط کا دامن نہ چھوڑے کیونکہ تدبیر اختیار کرنے کا حکم بھی اللہ ہی نے دیا ہے البتہ بھروسہ اور توکل صرف اللہ کی ذات پر ہو۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اسی طرح اُلو سے بدشگونی لینے کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ عربوں کے ہاں اُلو ایک ایسا پرندہ تھا جس کا بولنا نحوست کی علامت تھی جب کہ مغرب میں اُلو عقلمندی کی علامت سمجھا جاتا ہے ہمارے ہاں بلی کا رونا یا بولنا منحوس سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح اہل یورپ تیرہ کے عدد کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اسی توہم پرستی کے نتیجہ میں ان کی بعض عمارتوں میں تیرھویں منزل کو تیرہ کا نمبر نہیں دیا جاتا، اس کے اثرات ہم پر بھی ہیں خصوصاً صفر کی تیرہ تاریخ کو منحوس سمجھتے ہیں اس کے برعکس چین میں خوش قسمتی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ عدد تیرہ کا ہی ہے مگر بعض اس کو نحوست اور بعض خوش قسمتی کی علامت سمجھتے ہیں تو درست کیا ہے؟ حقیقت یہی ہے کہ یہ جبت ہیں یعنی بے حقیقت باتیں اور توہمات۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا:

لَا عَدْوَی وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ (صحیح مسلم)

''مرض کا لگ جانا، صفر اور بھوت پریت کچھ نہیں ہیں۔''

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا عَدْوَی وَلَا هَامَّةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ (سنن ابی داؤد)

''کوئی بیماری متعدی نہیں، نہ اُلو کا نکلنا کچھ ہے، نہ کسی ستارے کی کوئی تاثیر ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے۔''

معلوم ہوا کہ زندگی میں پیش آنے والے مختلف واقعات کو ستاروں کے اثرات سمجھنا یا ان سے نحوست لینے کی کوئی حقیقت نہیں۔ زائچے بنوانا، بعض تاریخوں کو منحوس سمجھنا یہ سب وہمی اور خیالی باتیں ہیں۔

حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی

یہ واقعہ بارش کے بعد کا ہے جو رات کو ہوئی تھی جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو تمہارے ربّ نے کیا کہا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ کچھ مجھ پر ایمان لانے والے تھے اور کچھ میرے ساتھ کفر کرنے والے تھے جس نے یہ کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی پس وہ مجھ پر ایمان لانے والا اور ستاروں کا کفر کرنے والا ہے اور جس نے کہا کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی پس وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے''۔ (صحیح بخاری)

گویا ستاروں کو اپنی خوش قسمتی یا بد قسمتی کی علامت سمجھنا انسان کو کفر تک پہنچا سکتا ہے۔

البتہ اچھی چیزوں کو اپنے لئے خوش بختی کی علامت سمجھنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ

''کوئی مرض متعدی نہیں اور نہ بد فالی کوئی چیز ہے اور نیک فال یعنی اچھا کلمہ مجھے پسند ہے'' (صحیح بخاری)

مثلاً رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اہل مکہ کے نمائندے سہیل بن عمرو کے آنے پر فرمایا تھا: ''اب تمھارا معاملہ سہل (آسان) ہو گیا''۔ (صحیح بخاری)

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اتنے واضح احکامات کے باوجود ہمارے معاشرے میں یہ بدشگونیاں عام کیوں ہیں تو اس کی ایک وجہ درج ذیل موضوع روایت کا لوگوں میں عام ہونا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مَنْ بَشَّرَنِیْ بِخُرُوْجِ الصَّفَرِ بَشَّرْتُهُ جَنَّة

’’جو شخص مجھ کو ماہِ صفر گزرنے کی بشارت دے گا میں اس کو جنت کی بشارت دوں گا۔‘‘

یہ حدیث نہیں بلکہ ایک من گھڑت بات ہے۔ چنانچہ اس مہینے میں شادی کرنے سے گریز کرنا، بچے کا عقیقہ نہ کرنا یا دیگر تقریبات نہ منانا اسلامی طرزِ عمل نہیں، اسی طرح تیرہ تاریخ کو گھنگنیاں کھانے یا کھلانے کی بھی کوئی سند نہیں۔ تین سو پینسٹھ آٹے کی گولیاں تالابوں میں پھینکنے کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔

ماہِ صفر کے حوالے سے ایک اور انتہا یہ ہے کہ ایک طرف اس کو منحوس سمجھتے ہیں اور دوسری طرف خوشی منائی جاتی ہے اور دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیماری کے بعد اس دن صحت یاب ہوئے تھے اور سیر و تفریح کے لئے نکلے تھے حالانکہ تاریخی اعتبار سے بات اس کے بالکل برعکس ہے۔

فَبَدَاَبِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَجَعَهُ الَّذِیْ قَبَضَهُ اللّٰهُ فِيْهِ (معجم الکبیر للطبرانی)

’’پس رسول اللہ ﷺ کی اس بیماری کی ابتدا ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی روح قبض کی۔‘‘

اس من گھڑت بات کو بنیاد بنا کر اس مہینے کی آخری بدھ کو چھٹی کی جاتی ہے، کاروبار بند کر دیئے جاتے ہیں خصوصاً ہاتھ سے کام کرنے والے کاریگر اور مزدور لوگ چھٹی مناتے ہیں اور مٹھائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ باقاعدہ مٹھائی بانٹی جاتی ہے اور اس دن چھٹی دینا باعثِ اجر و ثواب سمجھا جاتا ہے۔ خاص اس دن اس سوچ کے ساتھ چُوری بنائی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحت یاب ہونے کے بعد چُوری کھائی تھی۔ خواتین اس دن اچھے کپڑے پہنتی ہیں، لوگ خاص طور پر تفریح کے لئے نکلتے ہیں جبکہ اس کی دلیل نہ تو سیرت کی کتابوں میں ہے، نہ احادیثِ مبارکہ سے ملتی ہے۔

اس لحاظ سے ایک مسلمان کا عقیدہ مضبوط اور ذہن واضح ہونا چاہیئے کہ خوشی اور غم، نفع اور نقصان سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، کوئی تکلیف نہیں آسکتی جب تک اللہ نہ چاہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (التوبة :51)

’’کہہ دیجئے کہ ہمیں ہرگز کوئی بھلائی یا برائی نہیں پہنچتی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی، وہی ہمارا مولا ہے اور ایمان والوں کو اللہ پر توکل کرنا چاہیئے۔‘‘

آپ ؐ نے فرمایا: **مَآ اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَآ أَخْطَاكَ لَمْ يَكُن لِيُصِيْبَكَ** (سنن ابی داؤد)

’’جو مصیبت تم کو پہنچی وہ تم سے ٹل نہیں سکتی تھی اور جو ٹل گئی وہ تم پر آ ہی نہیں سکتی تھی‘‘۔

یہی سوچ انسان کو ہر حال میں مطمئن رکھتی ہے کہ جو ہوا اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوا اور اس میں ضرور اللہ کی کوئی حکمت پوشیدہ ہے۔ اس طرح عقیدۂ توحید مزید پختہ ہوتا ہے اور انسان جان لیتا ہے کہ اصل پناہ دینے والی ذات صرف اور صرف اللہ کی ہے۔ اس طرح وہ شرک جیسے کبیرہ گناہ سے بچا رہتا ہے۔ اسی پر کاربند رہنے کے لئے ہمیں یہ دعا سکھائی گئی جو فرض نماز کے بعد پڑھنا مسنون ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدِّ (صحیح مسلم)

’’اے اللہ! کوئی روک نہیں سکتا جو آپ عطا کریں اور کوئی دے نہیں سکتا جس کو آپ روکنا چاہیں اور آپ کے عذاب کے مقابلے میں کسی دولت مند کو اسکی دولت فائدہ نہیں دے سکتی‘‘۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نظر بد اور تکلیف سے بچنے کی دعائیں

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ (صحیح بخاری)

''میں ہر شیطان اور موذی اور نظر بد سے اللہ کے تمام کلمات کی پناہ چاہتا ہوں۔''

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔

(سنن ابوداؤد)

''میں اللہ کے تمام کلمات کی پناہ چاہتا ہوں اس کے غضب اور اس کے عتاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔''

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ (صحیح مسلم)

''میں اللہ کے نام سے آپ کو جھاڑتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو اذیت دے، ہر نفس اور ہر حاسد نظر کے شر سے اللہ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام سے آپ کو جھاڑتا ہوں۔''

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَ نْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

(صحیح مسلم)

’’اے لوگوں کے رب! تکلیف دور کر دے اور شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری دی ہوئی شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔‘‘

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ، وَّ لَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَايَعْرُجُ فِيْهَا، وَمِنْ شَرِّمَاذَرَأَفِیْ الْاَرْضِ وَمَايَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّفِتَنِ اللَّيْلِ وَ شَرِّ فِتَنِ النَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّطَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ (معجم الكبير للطبرانی)

’’میں اللہ تعالیٰ کے ان تمام کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک اور نہ ہی کوئی فاجر بڑھ سکتا ہے۔ ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی یا اس میں چڑھتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو زمین سے پیدا ہوتی ہے اور جو اس سے باہر نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں اور حادثات کے شر سے، البتہ جو حادثہ بہتری کا سبب ہو، اے رحم کرنے والے۔‘‘

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سنیے اور سنوایئے

متفرق موضوعات پر لیکچرز از ڈاکٹر فرحت ہاشمی

نماز کیا سکھاتی ہے؟	جادو، حقیقت اور علاج	بہترین کی طرف
شرک کیا ہے؟	آؤ جھک جائیں	اللہ کے محبوب بندے
حقوق العباد	شراب اور جوا	چنے ہوئے لوگ
عدل، احسان، صلہ رحمی	جب حیا نہ رہے	برائی کو روکو
خواب اور اس کی حقیقت	سود حرام کیوں؟	عورت معمار انسانیت
اللّٰہ نور السمٰوات والارض	عرش کے خزانے سے	اللہ ہی کے ہو کر رہو
ازدواجی زندگی میں کامیابی کا راز	صاف رہیے صحت مند رہیے	خود پسندی
انسان اللہ کا محتاج ہے	واپسی	دنیا کی حقیقت
نماز فرض ہے	قیامت	ارادے جن کے پختہ ہوں
اللہ کے خوبصورت نام	عورت کی گواہی آدھی کیوں؟	اتراؤمت
اللّٰھمّ صلِّ علیٰ محمّد	دل کی باتیں	وراثت کی تقسیم فرض ہے
خوشگوار باہمی تعلقات	نماز میں خشوع کیسے؟	صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا
دوستی	وہ کامیاب ہو گئے	ہوم ورک
آیۃ الکرسی ترجمہ وتفسیر	درست دین	ذہنی پریشانی سے نجات
رسول اللہ ﷺ کے ساتھی	نرم مزاجی	شیطان کے ہتھکنڈے
گھر ٹوٹنے نہ پائے	والدین ہماری جنت	وقت گزرتا جائے
آگ سے بچاؤ۔ خود کو گھر والوں کو	مشورہ کیوں ضروری ہے؟	غصہ جانے دو
ہم قرآن کیوں پڑھیں	سفر کیسے کریں؟ آداب اور دعائیں	بچوں کی تربیت کیسے کریں؟
غیبت، بدگمانی، تجسّس	اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں	جنت کا سودا
لباس وحجاب	اللہ کی قدر پہچانو	اللہ میرا رب
رحمٰن کے بندے	محبتوں کا امتحان	گفتگو کا سلیقہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قرآن سب کے لیے؛ ہر ہاتھ میں، ہر دل میں

الھدیٰ انٹرنیشنل تعلیم، سماجی بہبود اور نشرواشاعت کے میدان میں سرگرم عمل

ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے الھدیٰ ی مندرجہ ذیل پروگرامز پیش کرتا ہے :

ڈپلومہ کورسز

- **تعلیم الاسلام** خواتین اور لڑکیوں کے لئے ایک اور ڈیڑھ سالہ کورس
- **تعلیم القرآن** خواتین اور لڑکیوں کے لئے اردو اور انگریزی دونوں دزبانوں ایک اور ڈیڑھ سالہ کورس
- **علم الکتاب** اسکول وکالج کی طالبات اور ورکنگ ویمن کیلئے شام میں کورس
- **نورالقرآن** گھریلو خواتین کے لئے ہفتہ میں کم دورانیہ کا کورس

پوسٹ ڈپلومہ کورسز

- **تعلیم الحدیث کورس** قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ کے علم میں مزید پختگی اور غوروفکر کے لئے تین سے چار ماہ دورانیے کا کورس
- **ٹریننگ کورس** تعلیم وتربیت، نشرواشاعت اور خدمتِ خلق کے امور کی بہترین طریقے سے انجام دہی کے لئے شارٹ کورس

سرٹیفکیٹ کورسز

- **تفہیم دین :** کم پڑھی لکھی خواتین کے لیے پروگرام۔
- **صوت القرآن:** ''ہر گھر مرکز قرآن ہو'' کی سوچ کے تحت گلی محلوں میں چھوٹی چھوٹی صوت القرآن کلاسز کا قیام

خط وکتابت کورس

- **تعلیم القرآن** خط وکتابت کے ذریعے گھر بیٹھے قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر کا پروگرام
- **تعلیم الحدیث** صحیح بخاری اور ریاض الصالحین کے اسباق پر مبنی پروگرام

ہفتہ وار پروگرام

- **درسِ قرآن** تلاوتِ قرآن مجید، ترجمہ وتفسیر اور سوال وجواب کی ہفتہ وار نشست
- **ریالٹی بچ** لڑکیوں کے لئے انگریزی میں ہفتہ وار کلاس
- **منارالاسلام** ۲ سے ۱۰ سال کی عمر کے بچوں کے لئے ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی پروگرام
- **مصباح القرآن** ۱۰ سال سے زائد عمر کے بچوں اور بچیوں کے لئے الگ الگ ہفتہ وار تدریس قرآن پروگرام

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی یہ واقعہ بارش کے بعد کا ہے جو رات کو ہوئی تھی جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو تمہارے ربّ نے کیا کہا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ کچھ مجھ پر ایمان لانے والے تھے اور کچھ میرے ساتھ کفر کرنے والے تھے جس نے یہ کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی پس وہ مجھ پر ایمان لانے والا اور ستاروں کا کفر کرنے والا ہے اور جس نے کہا کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی پس وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے''۔

(صحیح بخاری)

پبلی کیشنز
AL-HUDA PUBLICATIONS
06010068